147166 - بے دین عورت سے شادی کر لی

سوال

میں مسلمان ہوں اور انگلینڈ میں ملازمت کرتا ہوں، تین برس قبل میں نے ایك ایسی عورت سے شادی کی جس کا کوئی دین نہیں، کیا اس عورت سے شادی جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کسی ایسی کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتی ہو، اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان رکھے، اور نہ ہی قرآن مجید پر ایمان رکھتی ہو.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تك کہ وہ ایمان نہ لے آئیں البقرۃ (221).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو الممتحنۃ (10).

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں، تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں الممتحنۃ (10).

اللہ سبحانہ و تعالی نے کافر و مشرك عورتوں میں سے صرف اہل کتاب (یہودیوں اور نصاری) کی عورتوں کو مستثنی کیا ہے، لہذا مسلمان کے لیے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، لیکن اس کے علاوہ کسی اور کافرہ عورت سے چاہے وہ کسی بھی دین پر ہو نکاح کرنا جائز نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں المآئدۃ (5).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ تعالی: اور تم مشرك عورتوں سے نكاح مت كرو جب تك كہ وہ ايمان نہ لے آئيں .

كيونكہ مومنہ عورت جتنى بھى بدصورت ہو وہ ايك حسين و جميل اور خوبصورت مشركہ عورت سے بہتر ہے، اور يہ سب مشرك عورتوں ميں عام ہے، اسے سورۃ المآئدۃ كى آيت نے خاص كيا ہے، كہ اس ميں سے اہل كتاب كى عورتيں مباح ہيں، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جو لوگ تم سے پہلے كتاب ديئے گئے ان كى پاک دامن عورتيں بھى حلال ہيں المآئدۃ (5). انتہى

ديكھيں: تفسير السعدى صفحہ (19)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے اس ميں سے اہل كتاب كى عورتوں كى رخصت دى، ليكن اس كے علاوہ باقى سب مشرك عورتيں عموم ميں داخل ہونگى.....

اور اہل كتاب كے علاوہ باقى سارے كفار مثلا جو شخص كسى پتھر اور بت اور حيوان اور درخت كو بہتر سمجھ كر اس كى عبادت كرے، ان كى عورتوں سے نكاح اور ان كے ذبيحہ كى حرمت ميں اہل علم كا كوئى اختلاف نہيں " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 548).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل كتاب كے علاوہ دوسرى كفار عورتوں سے نكاح جائز نہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ ان كے لئے حلال نہيں اور نہ وہ ان كے لئے حلال ہيں الممتحنۃ (10). انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (21 / 76).

اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

" مسلمان شخص كے ليے كسى مسلمان يا كتابى عورت سے شادى كرنا جائز ہے، اور دوسرے سب اديان كى عورتوں سے جائز نہيں " انتہى

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 275).

اور کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

" کسی مسلمان کے لیے یہودی اور نصرانی عورت کے علاوہ کسی دوسری مشرکہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں چاہیے وہ عورت اس سے شادی پر راضی بھی ہو، چاہیے مسلمان شخص نے اسے اپنے مسلمان ہونے کا بتایا ہو یا نہ بتایا ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تك کہ وہ ایمان نہ لے آئیں البقرۃ (221).

اور جب مشرکہ عورت اپنے شرك سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے تو مسلمان شخص کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہو جائیگا.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 311).

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ کتابی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے دین پر عمل کرتی ہو، چاہیے ان کے علماء کی جانب سے دین میں تحریف و کھلواڑ کے بعد ہی عمل کرتی ہو لیکن وہ عورت جو کتابی تھی اور پھر اپنا دین ترك کر کے ملحد بن گئی اور کسی بھی دین پر ایمان نہ رکھے تو ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں.

تفسیر ابن کثیر پر شیخ احمد شاکر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

" قولہ تعالی:

اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں، المآئدۃ (5).

احمد شاکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سب اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق ہے، جب وہ اہل کتاب ہوں، لیکن امریکہ اور یورپ وغیرہ میں اب جو لوگ نصرانیت اور یہودیت کی طرف منسوب ہیں ان کے متعلق ہم قطعی طور پر کہیں گے یہ اہل کتاب میں شامل نہیں؛ کیونکہ انہوں نے اپنے دین سے بھی کفر کیا ہے، اگرچہ ان میں سے صرف ظاہری رسم و رواج مصنوعی عمل کر رکھا ہے، اس لیے ان میں سے اکثر ملحد ہیں اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی انبیاء پر ان کا ایمان ہے، ان کی کتابیں اور خبریں ہمارے سامنے ہیں.

انہوں نے ہر دین کے خلاف خروج کیا ہے، اور اخلاقیات و عزت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں اور فحاشی و بے حیائی کے رسیا بن چکے ہیں، اس لیے ان میں اہل کتاب کی صفت نہ ہونے کی بنا پر ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں، اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے.

اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے ملکوں میں بالکل ذبح نہیں کرتے، بلکہ ان کے ہاں شرعی ذبح جانور کو تکلیف و تعذیب دینے کا نام ذبح ہے - اللہ انہیں ذلیل و رسوا کرے - اور وہ دوسرے طریقوں سے جانور قتل کرتے ہیں، جس کے بارہ میں ان کا خیال ہے کہ یہ طریقہ جانور کی لیے زیادہ رحمدلانہ ہے، ان کے ہاں ہر قسم کا گوشت مردار ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے وہ گوشت کھانا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں: عمدۃ التفسیر (1 / 636).

اس بنا پر آپ کا اس کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، اور کسی بھی عالم دین کے ہاں ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لیے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ فوری طور پر اس عورت سے علیحدہ ہو جائیں، اور اس سے توبہ کریں، اور جو کچھ ہوا اس پر نادم بھی ہوں، اور اگر یہ عورت دین اسلام قبول کر لیتی ہے تو آپ کے لیے اس سے نیا عقد نکاح کرنا جائز ہو گا "

واللہ اعلم .